بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۲ شعبان ۱۴۰۳ھ | ۱۶ ہجرت ۱۳۶۲ ہش | ۱۶ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ ہجرت / مئی - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت رات سے بہت خراب ہے - بلڈ پریشر مسلسل زیادہ ہے

سر میں درد، متلی اور گردن میں درد کی تکالیف ہیں -

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کی جلد از جلد شفایابی کے لیے دعائیں جاری رکھیں مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور جملہ بیماریوں سے نجات عطا کرے - آمین ؎

خلافتِ رابعہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی نظارے

بیرونی ممالک میں تحریکِ جدید کے چھ ماہ کے وعدے ۳۹ لاکھ روپے سے تجاوز کر گئے

گزشتہ سال کا وعدہ ۱۱ لاکھ روپے کا تھا - امسال صرف چار ماہ میں ۹ لاکھ روپے کی وصولی

بیرونِ پاکستان جماعت ہائے احمدیہ میں غیر معمولی بیداری کی نمایاں لہر

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہر نیا دور پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنے دامن میں لئے آتا اور بیداری کی ایک نئی لہر دوڑانے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ اس ترقی پذیر روایت کے بموجب خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا آغاز ہوتے ہی بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں روز افزوں ترقی اور احباب جماعت میں ہر قسم کی قربانیوں کا ایک نیا انقلاب آفریں دور شروع ہوا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے احباب جماعت کے دلوں پر نزول فرما رہے ہیں اور ان کی قربانیوں اور دینی استعدادوں اور ہمتوں کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی تائید و نصرت کا ایک عظیم مظاہرہ اس وقت دیکھنے میں آیا ہے جبکہ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے بیرون پاکستان کے احباب کے وعدہ جات تحریک جدید کا پہلے چھ ماہ کا تفصیلی جائزہ لیا۔ یہ دیکھکر روح اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے کہ گزشتہ سال کے ۱۱ لاکھ روپے کے وعدوں کے مقابل امسال صرف چھ ماہ میں تحریک جدید کے وعدوں بیرون پاکستان کی مقدار ۳۹ لاکھ روپے ہو گئی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ابھی مزید رپورٹیں آ رہی ہیں اور اس جائزہ کو ابھی سو فیصدی مکمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وعدوں کے مطابق جب وصولی کا ریکارڈ دیکھا گیا تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل اور اس کی بے مثال تائید و نصرت کے نمونے دیکھنے میں آئے۔ تحریک جدید کے مالی سال کے ابتدائی چار ماہ کے اعداد و شمار جمع کئے گئے تو معلوم ہوا کہ ابتدائی ۴ ماہ میں ۹ لاکھ روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ اللھم زد فزد

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت دورِ خلافت میں جو اہم تحریکات جاری فرمائی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان کے باہر کے احمدیوں کو بھی آئندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کے ثواب میں شامل کیا جائے اور اس بابرکت تحریک میں انہیں شامل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے دروازے ساری دنیا کے احمدیوں پر کھول دیے جائیں۔ چنانچہ تحریک جدید کی وکالت مال ثانی نے حضور ایدہ اللہ کے اس مبارک پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا اور احباب جماعت نے حضور کے اس ارشاد پر دیوانہ وار لبیک کہا اور کئی ممالک

باقی صفحہ پر

ربوہ: ۱۳ ہجرت / مئی - آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے سابقہ خطبات کے تسلسل میں حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم کی سورۃ نوح میں مذکور آیات کے حوالے سے بتایا کہ حضرت نوح کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ اب ان پر کوئی بھی ایمان نہیں لائیگا۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نگرانی میں اپنے سامنے اور اپنی وحی کی روشنی میں بنوائی۔ جو کشتی اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نگرانی میں بنوائی وہ یقیناً ایک شاہکار کشتی ہوگی۔

حضور نے فرمایا ایک اور کشتی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مہدی علیہ السلام نے اس آخری زمانہ میں بنائی ہے۔ اور یہ کشتی جماعت احمدیہ ہے یہ کشتی بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نگرانی میں بنوائی ہے۔ اس کی تعمیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی سوچ کا کوئی دخل نہیں تھا۔ بلکہ اس کا ہر پہلو، ہر ذرہ اور ہر نوک پلک اللہ کی ہدایت کے مطابق سنواری گئی ہے۔ حضور نے فرمایا اس لیے ضروری ہے کہ اللہ کی براہ راست نگرانی میں اور اس کی ہدایات کے بموجب معرض وجود میں آنے والی اس کشتی میں انسانوں کی بیہودہ اور لغو سوچ کو دخل نہ دینے دیا جائے حضور نے بڑے جلال سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ کتنی بڑی بڑی تحریکیں طوفان بلاخیز کی طرح اس کشتی کو مٹانے کے لیے اٹھیں مگر سب طوفانی لہریں اس کشتی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں۔ اب بھی اگر اس کشتی میں انسانی ترکیبوں کو دخل نہ دینے دیا جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ چند معمولی تحریکیں کیا ہیں اگر اس جماعت کے خلاف عالمی طوفان نوح بھی آ گیا تو وہ بھی اس کو نہ ڈبو سکے گا۔ دنیا کا کوئی طوفان اس کشتی کو ڈبونے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ یہ کشتی لازماً سب طوفانوں پر غالب آئے گی شرط یہی ہے کہ انسانی ہاتھ اس کو آلودہ نہ کرے

حضور نے فرمایا اللہ نے اس سورۃ میں

باقی صفحہ پر

اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۷ تا ۳۱ جولائی ربوہ میں منعقد ہوگی (انشاء اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد بتاریخ ۱۷ تا ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جملہ امرائے کرام، صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین (طلبہ و طالبات) کو تعلیم القرآن کی اس نہایت اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پرزور تحریک فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔ وباللہ التوفیق۔

والسلام

محمد شفیع اشرف

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ ربا سے متعلق پانچ سوال اور تین جوابات

نوٹ :- مسئلہ ربا پر بحث کے سلسلہ میں مجلس افتاء کی طرف سے ۱۹۶۴ء میں پانچ سوال تجویز کئے گئے تھے جن کے جواب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور خاکسار (ملک سیف الرحمٰن) نے دیئے۔ یہ سوالات اور ان کے جوابات چونکہ دلچسپ اور غور و فکر کے متقاضی ہیں۔ اس لئے عمومی مطالعہ کی غرض سے انہیں شائع کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہیں۔

۱- آیات ربٰو کا یکجائی جائزہ اور ان حکمتوں کی وضاحت جن کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔

۲- احادیث ربٰو کا یکجائی جائزہ اور ان کی حکمتوں کی وضاحت جن کی طرف ان احادیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

۳- ایسے واقعات کا تفحص جو بظاہر ربٰو کی تعریف میں آتے ہوں لیکن کسی حکمت و مصلحت کے پیش نظر انہیں جائز رکھا گیا ہو۔

۴- ایسے معاہدات کی تلاش جو اگر افراد میں ہوں تو ربٰو قرار پائیں لیکن حکومت اور فرد میں ہوں تو جائز قرار دیئے گئے ہوں۔

۵- پبلک کے معاشی اور اقتصادی بہبود کے لحاظ سے حکومت کے فرائض۔

آج حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کا تحریر فرمودہ جواب پیش کیا جا رہا ہے۔

خاکسار

(ملک سیف الرحمٰن - سیکرٹری مجلس افتاء)

کیا سود اور ربٰوا دونوں ہم معنی لفظ ہیں

اردو میں لفظ سود جن معنوں میں مروّج ہے وہ یہ ہیں کہ ہر وہ قرض جس کے بارہ میں قرض خواہ اور مقروض کے درمیان یہ شرط قرار پائے کہ اصل کی واپسی کے علاوہ مقروض اس امر کا بھی پابند ہوگا کہ اصل زر پر معین شرح اور مدت کے مطابق کچھ زائد روپیہ قرض خواہ کو ادا کرتا رہے تاوقتیکہ اصل واپس ہو جائے۔ یہ معین شرح سادہ بھی ہو سکتی ہے اور مرکب بھی۔ حل طلب امر یہ ہے کہ قرآن کریم جس طریق معاملہ کا نام ربٰوا رکھتا ہے کہ وہ بعینہٖ وہی ہے جس پر اردو لفظ سود کا اطلاق ہوتا ہے یا اس سے مختلف کوئی اور صورت ہے؟ مسلمان مفکرین کے ایک گروہ کے نزدیک قرآنی اصطلاح "ربٰوا" وہی مفہوم رکھتی ہے جسے ہم اردو میں سود کہتے ہیں۔ چنانچہ یہ مفکرین ربٰوا کی کم و بیش وہی تعریف کرتے ہیں جو میں اوپر بیان کر آیا ہوں۔ یہ مفکرین فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ کے الفاظ سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قرض کے معاملات میں انسان اصل زر سے زائد کسی مطالبہ کا حقدار نہیں۔ پس سود کی سیدھی اور صاف تعریف یہ بنے گی کہ ہر وہ قرض جس میں اصل زر پر کچھ زائد لینے یا دینے کی شرط کی گئی ہو وہ ربٰوا ہے۔

یہ تعریف جامع نہیں

یہ تعریف اس حد تک تو درست ہے کہ جس معاملہ پر بھی صادق آئے گی وہ ازروئے قرآن ربٰوا کہلائے گا لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے سوا ربٰوا کی اور کوئی صورت ممکن نہیں بلکہ عین ممکن ہے کہ قرآن کریم کی دوسری آیات یا احادیث نبوی کی روشنی میں معاملات کی کچھ ایسی مزید صورتیں بھی ہمارے سامنے آئیں جو مذکورہ بالا تعریف کی حد میں نہ آتی ہوں مگر شریعت کے نزدیک ربٰوا کہلائیں۔ پس اس پہلو سے جب ہم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کرتے ہیں تو سب سے پہلی حقیقت جو ہمارے ذہن کو چونکا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے بیان کردہ ربٰوا کا جو مفہوم سیدنا و مولانا معلم الکتاب والحکمۃ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخذ فرمایا وہ ہمارے ہاں رائج لفظ سود پر مکمل طور پر منطبق نہیں ہوتا بلکہ اس سے وسیع تر ہے اگر باقی کتب حدیث کو چھوڑ کر صرف بخاری ہی کی احادیث پر نظر کی جائے۔ تو یہ امر بلاشک ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سونے کو سونے سے، چاندی کو چاندی سے، گندم کو گندم سے، جَو کو جَو سے، کھجور کو کھجور سے اور نمک کو نمک سے فروخت کرنا یقینی اور واضح ربٰوا ہے سوائے اس کے کہ سودا نقد ہو اور متبادل اشیاء برابر ہوں۔ البتہ اگر نوع بدل جائے تو پھر ایک کا دوسرے سے کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ جائز ہوگا۔ بشرطیکہ تبادلہ نقد ہو۔

حضرت امام بخاریؒ نے اسی مضمون کی متعدد احادیث کو کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ مختلف نہایت عمدہ اور مضبوط طریق سے بیان فرمایا ہے۔ یہ روائتیں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت عبادہؓ بن صامت اور حضرت مالکؓ بن اوس سے مروی ہیں (حضرت مالکؓ کی روایت اثر ہے) جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے وہ ایک ہی ہے اور اسناد ایسی مضبوط ہیں کہ انہیں ہرگز ناقابل اعتماد سمجھ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ پس ربٰوا کی کوئی بھی تعریف جو زیر بحث احادیث میں مذکور معاملات پر حاوی نہ ہو درست اور جامع قرار نہیں دی جا سکتی اور ان معاملات کو محض ربٰو الفضل یا ربٰو الحدیث کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ معاملات ربٰوا بنتے ہیں تو بہرحال ربٰوا کی تعریف کے ذیل میں آنے چاہئیں۔ خواہ ان کا نام ربٰو الفضل رکھ دیا جائے یا ربٰو الحدیث۔

اس حقیقت کے ذہن نشین ہوتے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لفظ ربٰوا سود کی نسبت ایک وسیع تر طریق معاملہ پر اطلاق پاتا ہے یہ امر قوت فکر کو جھنجھوڑتا ہے کہ یہ وسیع تر صورت کیا ہے؟ کیا یہ صرف انہی چھ اشیاء کے تبادلے تک محدود ہے یا اسی قبیل کی دوسری اشیاء پر بھی حاوی ہے۔ نیز کیا معاملات کی کوئی اور بھی قسم ہے جو سود کے ذیل میں تو نہ آتی ہو لیکن پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سود ہی گردانا ہے؟

جہاں تک سوال اوّل کا تعلق ہے کتب حدیث میں متفرق روایات جو احادیث اور آثار پر مشتمل ہیں اس مضمون کی ملتی ہیں کہ جانوروں کے لین دین میں نیز بعض روایات کے مطابق غلاموں کے لین دین میں مثلاً بمثل اور یداً بید کی پابندی ضروری نہیں چنانچہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں ایک مستقل باب باندھا ہے کہ "باب بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ"۔ اور اس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت رافعؓ بن خدیج وغیرہ کی طرف اس قسم کے معاملات کی حلت کا فتویٰ منسوب فرمایا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جانوروں میں ایک کے بدلے دو لینے خواہ اس کی شرط کر لی گئی ہو جائز ہے۔ یہ سودا خواہ نقد ہو یا اُدھار۔

اسی طرح سنن ابی داؤد اور مسند امام احمد کی وہ حدیث ہے جس کی رُو سے حضرت عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ایک جنگ کے موقع پر اونٹ ختم ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلہ میں سودا کر لو (جو ابھی موجود نہیں تھیں اور آئندہ صدقہ میں ملنے والی تھیں) چنانچہ حضرت عمروؓ نے ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دینے کے وعدے پر سودا کر لیا۔

اس کے مقابل پر سنن ترمذی کی ایک حدیث کی رو سے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک حیوان کے بدلے دو حیوان لینے اسی صورت میں جائز ہیں کہ قرض نہ ہوں۔ نقد ہوں۔

آگے چل کر چونکہ اس موضوع پر الگ بحث کی جا رہی ہے۔ اس لئے یہاں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ احادیث صحیحہ سے کم از کم یہ امر ضرور ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد سودے کی صورت میں ایک جانور کے بدلے دو جانوروں کے سودے کو ربٰوا نہیں فرمایا جس سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ مذکورہ چھ اشیاء کا حکم عام نہیں اور بلا استثناء دوسری تمام اشیاء پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اصحاب ظواہر کا یہی مسلک ہے۔

بعض نے دونوں قسم کی احادیث سامنے رکھ کر یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ مذکورہ چھ اشیاء سونا نمک، کھجور وغیرہ سب ایسی اشیاء ہیں جن کا تعلق ماپ یا تول سے ہے۔ اور جانوروں یا غلاموں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حساب گنتی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ پس ماپ اور تول میں آنے والی تمام اشیاء زیر بحث حدیث کے فتویٰ کے تحت سمجھی جانی چاہئیں اور جانور اور دیگر ایسی اشیاء جو ماپ تول میں نہیں آتیں بلکہ گنی جاتی ہیں ان میں ادھار کا لین دین یا کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ جائز قرار دیا جانا چاہیئے۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ماپ اور تول کو وہ قدر مشترک قرار دینا جس کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تجارتی لین دین پر ایسی سخت پابندیاں عائد فرمائی ہیں سراسر ایک جبری فیصلہ ہے۔ اور عقلاً اس کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کہ کیوں ان چیزوں کے لین دین میں ایسا سخت معاملہ کیا جائے جو ماپی یا تولی جاتی ہیں۔ اور اس کے برعکس گنتی میں آنے والی تمام اشیاء پر کوئی پابندی نہ ہو۔ آخر کون سے اُخروی یا دنیوی مصالح اس میں پیش نظر ہو سکتے ہیں اور بنی نوع انسان کی بہبود کے کون سے پہلو اس میں مضمر ہیں؟

میرے نزدیک ان چھ اشیاء کے لین دین میں غیر معمولی احتیاط اختیار کرنے کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ یہ چھ اشیاء عرب کی اقتصادیات میں اس لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتی تھیں کہ ہر چھوٹے بڑے، امیر غریب کو روزمرہ ان کے باہم تبادلہ کی ضرورت پیش آتی تھی۔ چاندی اور سونا زر مبادلہ کے طور پر مرکزی حیثیت رکھتے تھے اور نمک، جَو، گندم، کھجور وغیرہ اس لئے کہ یہ عرب کی خوراک کے بنیادی اجزاء تھے جو ہر چھوٹے بڑے کے استعمال میں قومی غذا کے طور پر آتے تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائد فرمودہ پابندیوں کو عمومیت دینی ہے تو اس شرط کے ساتھ دینی چاہیئے کہ جس جس ملک میں جو چیز زر مبادلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہو یا جو جو زرعی پیداوار قومی خوراک کی حیثیت رکھتی ہو ان کا معاملہ حدیث زیر بحث کے مطابق ربوٰا کے دائرہ میں آ جائے گا۔ چنانچہ اسی کے مطابق انگلستان میں آلو اور کشمیر اور بنگال میں چاول وغیرہ کو گندم اور جَو کے مشابہ سمجھا جائے گا۔ نمک چونکہ تمام قوموں اور ممالک سے برابر کا تعلق رکھتا ہے اسلئے اس کا معاملہ ہر جگہ ایک ہی ہوگا۔

یہ سوال حل کرنا ابھی باقی ہے کہ ان اشیاء کی کمی بیشی کے ساتھ باہم تبادلہ کو یا ادھار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ربوٰا کیوں قرار دیا اور اس ارشاد کے ساتھ کون سے انسانی مصالح وابستہ ہیں جن کا حصول مقصود ہے۔ سود کی کسی مروجہ تعریف کی رو سے بھی ایک ایسا قرضہ جو بغیر کسی اضافہ کے واپس لیا جانا ہو سود نہیں کہلا سکتا مگر اس ارشاد نبویؐ کے تحت اگر آپ کسی کو ایک من گندم قرض دے کر اس سے اس ماہ کے بعد ایک من گندم واپس لینے کی شرط کریں تو یہ ربوٰا شمار ہوگا۔ اسی طرح نمک اور کھجور وغیرہ کا معاملہ ہے۔

ربوٰا کی تعریف کے بارہ میں اختلاف اور مشکلات

غرضیکہ احادیث نبوی میں بیان فرمودہ

ربوٰا کی بعض لطیف صورتوں کی وجہ سے ربوٰا کی تعریف کا مسئلہ کافی الجھا ہوا ہے جب تک پہلے ہم وضاحت کے ساتھ ربوٰا کی شرعی اصطلاح کا مفہوم نہ سمجھ لیں اس وقت تک روزمرہ کے نئے نئے پیش آمدہ مسائل کے بارہ میں کوئی فتویٰ صادر کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اس سلسلے میں ہمیں محققین عموماً تین گروہوں میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایک گروہ تو وہ ہے جو سود اور ربوٰا کو بالکل ہم معنی سمجھتا ہے اور رائج الوقت سودی لین دین کو مدنظر رکھ کر ربوٰا کی ایک تعریف کرتا ہے اور اسی کو قرآنی ربوٰا قرار دے دیتا ہے۔

دوسرا گروہ ایسا ہے جو اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً کے الفاظ قرآنی کو ملحوظ رکھ کر محض سود مرکب کو ہی ربوٰا گردانتا ہے۔ اس گروہ کی ساری کوششیں یہ ثابت کرنے میں صرف ہو گئی ہیں کہ عرب میں جو سود رائج تھا وہ سود در سود تھا اور شرح ایسی ظالمانہ تھی کہ کوئی غریب ایک دفعہ قرض لے کر پھر اس کے چنگل سے عمر بھر رہائی نہیں پا سکتا تھا یہاں تک کہ بسا اوقات اس کی ساری جائیداد بھی سود کی نظر ہو جاتی تھی اور اصل کا مطالبہ باقی رہتا تھا۔ پس اس گروہ کے نزدیک قرآن نے اس مخصوص سُود کی مناہی فرمائی اور معمولی شرح کا سود جیسا کہ آج کل بینکوں کا کاروباری سُود (کمرشل انٹرسٹ) ہے اس مناہی کی زد میں نہیں آتا۔ یہ گروہ ان دیگر متفرق معاملات کو جنہیں احادیث میں ربوٰا قرار دیا گیا ہے ربوٰ الفضل یا ربوٰ الحدیث کا نام دے کر قرآنی ربوٰا یعنی سود مرکب سے الگ کر دیتا ہے اور اس پر حُرمت کا فتویٰ صادر نہیں کرتا بلکہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے اور حرام صرف سود مرکب کو سمجھتا ہے۔

ایک تیسرا فریق ایسا ہے جو بالخصوص احادیث کے بیان کردہ ربوٰا کی مثالوں کو پیش نظر رکھ کر ربوٰا کی تعریف ایسی وسیع کر لیتا ہے کہ دنیا کا ہر کاروبار اور لین دین وغیرہ اس تعریف کی رُو سے ربوٰا بن جاتے ہیں۔ چنانچہ رہن بھی ان کے نزدیک ربوٰا ہے اور مضاربت بھی اور ہر قسم کی مزارعت بھی۔

تینوں تعریفیں ناقص ہیں

پہلی تعریف جو سُود کو بعینہٖ ربوٰا قرار دیتی ہے اس لئے ناقص ہے کہ یہ صرف قرآن کریم کی ایک آیت کو ملحوظ رکھ کر بنائی گئی ہے اور دوسری متعلقہ آیات اور احادیث نبوی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ عین ممکن ہے کہ ربوٰا کی کسی خاص صورت کو قرآن کریم میں کسی ایک جگہ بیان فرمایا گیا ہو اور ایک دوسری صورت کو کسی اور جگہ۔ چنانچہ خود ربوٰ سے متعلق آیات ہی میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ مختلف آیات قرآنی میں ربوٰا کی مختلف صورتوں اور مختلف مباحث کا ذکر پایا جاتا ہے۔ دوسرے طرز فکر (ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان کے رفقاء) کا "اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً" کے الفاظ کو پیش نظر رکھ کر ربوٰا کی تعریف سود در سود کرنا بھی دراصل اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی بناء پر ہے پس یہ دونوں تعریفیں گو درست ہیں مگر ناکافی اور غیر جامع ہیں۔

تیسرا مکتب فکر ان دونوں کے برعکس اپنی تعریف کو اتنا وسیع کر لیتا ہے کہ وہ غیر مانع ہو جاتی ہے یہ گروہ عموماً اشتراکی خیال کے حامل لوگوں کا ہے جو اسلام کے لچکدار قدرتی اقتصادی نظام کو ایک جابر اور سخت اشتراکی نظام میں تبدیل کرنے کے لئے ربوٰا کی اسلامی اصطلاح کو اتنے وسیع معنے دیدیتے ہیں کہ اس کی رُو سے مزارعت، تجارت، مزدوری کروانا وغیرہ۔ غرضیکہ ہر تجارتی لین دین ربوٰا بن جاتا ہے۔ زیادہ تر ان لوگوں نے اپنے مسلک کی بنیاد احادیث پر رکھی ہے اور موافق احادیث کمزور ترین بھی اختیار کر لی ہیں اور مخالف مطلب مضبوط ترین احادیث بھی ترک کرتے چلے گئے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کی آواز وہی ہے جو کہ آغاز اسلام میں اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا کی صورت میں بلند ہوئی فرق صرف یہ ہے کہ کفار تو یہ کہتے تھے کہ چونکہ تجارت اور سُود مشابہ ہیں اس لئے دونوں جائز ہونے چاہئیں مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ دونوں مشابہ ہیں اس لئے دونوں حرام ہونے چاہئیں۔

بہرحال یہ ایک مشکل مسئلہ ہے جسے حل کرنے میں شاید اس طرح مدد ملے کہ ہم کسی منضبط اور اصطلاحی تعریف کے چکر میں پڑنے کی بجائے پہلے قرآن و حدیث پر عمومی غور کر کے "تفصیلاً" ربوٰا کی ماہیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان اصول اور حکمتوں کا استنباط کریں جن کی بناء پر ربوٰا کو حرام قرار دیا گیا ہے ربوٰا سے متعلق سب سے پہلی آیت جو نازل ہوئی ہے وہ سورۃ روم کی مندرجہ ذیل آیت ہے:۔

۱۔ وما اٰتیتم من ربوًا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللّٰہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون ۝

یہ آیت ربوٰا کے بارہ میں ایک اصولی تعلیم پر مبنی ہے اور نہایت ہی مختصر مگر جامع الفاظ اور لطیف پیرائے میں ربوٰا کی ماہیت کو بھی بیان کرتی ہے اور وہ حکمتیں بھی بیان کرتی ہے جن کے پیش نظر ربوٰا کو بعد میں واضح طور پر حرام قرار دے دیا گیا۔ اس آیت کے ساتھ اگر مندرجہ ذیل آیات کو بھی ملحوظ رکھ لیا جائے تو ربوٰا کے قرآنی مفہوم کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو جاتی ہے۔

۲۔ یمحق اللّٰہ الربوٰا ویربی الصدقات واللّٰہ لا یحب کل کفار اثیم ۝

۳۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

۴۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝

سورۃ روم کی مندرجہ بالا آیات کو اگر آیات نمبر ۲ اور نمبر ۴ کے مضمون کی روشنی میں دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لین دین کے طریق کو تین واضح حصوں میں تقسیم فرماتا ہے۔

اوّل:۔ ربوٰا، دوم زکوٰۃ یا صدقات اور سوم بیع۔ یہ تینوں سرمایہ کاری کے طریق ہیں اور انسانی لین دین کے معاملات بہرحال ان تینوں میں سے کسی ایک کے دائرہ میں رہتے ہیں۔ اوّل الذکر دونوں اصطلاحوں یعنی ربوٰا اور زکوٰۃ میں لغتاً بھی اضافہ یعنی بڑھوتی کے معنی پائے جاتے ہیں اور قرآن کریم بھی ان دونوں اصطلاحوں کو انہی معنوں میں استعمال فرماتا ہے۔ بیع کے لفظ میں اضافہ کا کوئی مفہوم نہیں پایا جاتا۔ یہ محض ایک جنس کو کسی دوسری جنس یا قدر کے ساتھ موجود قیمت پر تبدیل کرنے کا نام ہے جس کے ساتھ شرط یہ ہے کہ فریقین میں سے کسی کی طرف سے بھی کوئی غیر طبعی دباؤ یا جبر کا پہلو اختیار نہ کیا گیا ہو۔

ربوٰا اور زکوٰۃ یعنی معاملہ کے وہ طریقے جن میں بڑھوتی کا مفہوم پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دوسرے کی ضد ہیں جو بیک وقت کسی نظام میں پنپ نہیں سکتے۔ جس طرح پھلدار درختوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مضرت رساں گھاس پھونس اور طفیلی پودوں کی بیخ کنی کی جاتی رہے اسی طرح بڑھوتی کے مذکورہ دونوں طریقوں میں سے اگر ایک کو رائج کرنا مقصود ہو تو دوسرے کی بیخ کنی ضروری ہے۔ اس فطرتی اصول کے پیش نظر اللہ تعالیٰ مومنوں کیلئے زکوٰۃ یعنی صدقاتی نظام کو پسند فرماتے ہوئے ربوٰا کو مٹانے کا حکم صادر فرماتا ہے۔

ربوٰا اور زکوٰۃ کے متقابل مفہوم

:۔ آیات زیر نظر پر غور کرنے کے سے ربوٰا کی مندرجہ ذیل خصوصیات مستنبط ہوتی ہیں:۔

(۱) ربوٰا ایک ایسی تجارت ہے جو اس اصول پر مبنی ہے کہ مادی اقدار بہرحال بڑھتی ہیں اور ان کے اندر نمو کی ذاتی صفات موجود ہیں۔ اگر یہ اصول تسلیم نہ کیا جائے تو خود بخود نظام ربوٰا کی جڑ کاٹی جاتی ہے اور سرمایہ پر بہرحال معیّن منافع لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۲) اس اصول کو درست سمجھتے ہوئے جب ایک سرمایہ دار وقتی طور پر اپنا سرمایہ کسی دوسرے کے سپرد کرتا ہے اور اس سے یہ شرط کر لیتا ہے کہ سرمایہ کی نسبت سے کچھ زائد از اصل رقم اسے واپس کرے تو سرمایہ کی نشوونما کا یہ طریق ربوٰا کہلاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ اصول درست نہیں۔ چنانچہ اسلام سرمایہ کے اندر نشوونما کی کوئی ذاتی صفت تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسلامی نظریہ کے مطابق سرمایہ اگر بعض انسانی اقدار کے ساتھ مل کر بڑھ سکتا ہے تو اسی طرح کم بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اموال میں ہر ایسی بڑھوتی جو اس اصول پر مبنی ہو کہ اموال میں نشوونما کی ذاتی صفت موجود ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ناجائز اور خلافِ حقیقت ہے اور اس طریق سے حاصل کردہ زائد مال دراصل لوگوں کا ہی رہتا ہے جس پر ربٰوا کے غلط طریق کے ذریعہ ناجائز قبضہ جمایا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ارشاد نبوی "کیا تمہارے روپے بچے دیتے ہیں؟")

(۴) ربٰوا دراصل صحت مند اقتصادی نظام میں ایک قسم کے پیراسائیٹ یا طفیلی کی حیثیت رکھتا ہے جو لوگوں کے اموال میں داخل ہو کر انہیں سمیٹنا شروع کر دیتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ جس کے اموال میں داخل ہوا ہے وہ کم ہو رہے ہیں یا بڑھ رہے ہیں۔ یہ اپنا حجم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

(۵) ربٰوا کے لین دین میں ظلم کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ گو ضروری نہیں کہ ربٰوا کی ہر صورت میں یہ پہلو نمایاں طور پر موجود ہو۔

(۶) ربٰوا کو چونکہ زکوٰۃ کے مقابل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس لئے اس کی بنیادی اور مرکزی صفت جو دراصل ربٰوا کی روحِ رواں ہے زکوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت کے بعد پیش کی جائے گی۔

زکوٰۃ زکوٰۃ انفاقِ زر کا وہ طریق ہے جس میں ربٰوا کے برعکس ظاہری لحاظ سے مادہ یقینی طور پر گھٹتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ اضافہ کا حقیقی طریق ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ مقابلہ بڑا دلچسپ ہے کہ ربٰوا جس میں ہم روپیہ اس یقینی علم اور شرط کے ساتھ خرچ کرتے ہیں کہ یہ ضرور بڑھے گا اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہرگز نہیں بڑھتا اور زکوٰۃ جس میں ہم روپیہ اس یقینی علم کے ساتھ خرچ کرتے ہیں کہ یہ گھٹے گا اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی حقیقی اضافہ ہے بظاہر یہ ایک عجیب معمہ ہے مگر اس کا حل اسی آیت کے الفاظ تریدون وجہ اللہ میں ملتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ زکوٰۃ کی صورت میں جب ہم خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی مادی اقدار کو کم کر رہے ہوتے ہیں تو دراصل یہ بھی ایک تبادلہ ہی کی صورت ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ ہم اس تبادلہ میں مادے کو مادی اقدار سے تبدیل نہیں کرتے بلکہ روحانی اقدار سے تبدیل کرتے ہیں۔ جس کی طرف تریدون وجہ اللہ کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں۔ پس ہر وہ طریق معاملہ جس میں مادی اقدار کو اس نیت اور یقینی علم کے ساتھ خرچ کیا جاتا ہے کہ اس خرچ کے نتیجہ میں مادی اقدار کم ہو نگی لیکن اس کے بدلہ میں روحانی اقدار حاصل ہونگی زکوٰۃ یا صدقہ کہلائے گا۔

میرے نزدیک زکوٰۃ اور صدقات میں فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مادی قدر کے بدلہ میں رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے جسے "وجہ اللہ" کہا گیا ہے اور صدقہ میں ضروری نہیں کہ نیت رضائے الٰہی کا حصول ہو بلکہ جذباتِ محبت اور دوستی اور استرحام وغیرہ کے نتیجہ میں انسان جو تحفے تحائف دیتے ہیں اور ان میں خالصتہً رضائے الٰہی کا حصول مقصود نہیں ہوتا۔ ایسے تمام انفاق صدقہ کی وسیع تر اصطلاح کے تحت آتے ہیں۔ انفاق کے ان دونوں طریقوں میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ ان دونوں میں مادی اقدار کو روحانی اقدار کے بدلے میں قربان کیا جاتا ہے وہ صدقات جو خدا تعالےٰ کی خاطر کئے جائیں گے زکوٰۃ کہلائیں گے اور جو محض لطیف انسانی احساسات کے پیشِ نظر کئے جائیں وہ مطلق صدقہ کے عمومی عنوان کے تحت شمار ہوں گے۔

نظام زکوٰۃ و صدقات کے اس مفہوم کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد اب ہمارے لئے ربٰوا کی روح کو سمجھ لینا اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔ ربٰوا کو چونکہ زکوٰۃ کے بالکل برعکس رکھا گیا ہے اس لئے لازماً اس کا مفہوم بھی اس کے بالکل برعکس ہونا چاہیئے جو مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں یہ بنتا ہے کہ ربٰوا وہ نظام صرف ہے جس میں مادہ کو اس طریق پر خرچ کیا جاتا ہے کہ مادہ یقینی طور پر بڑھتا ہے اور اس کے بدلہ میں روحانی اقدار یقینی طور پر گھٹتی ہے۔ پس ہر ایسی "تجارت" جس میں مادی اقدار کو بڑھانے کی خاطر ظلم، خیانت وغیرہ سے کام لیا گیا ہو ــــ چونکہ یہ اعلیٰ انسانی اقدار یعنی انصاف، رحم اور دیانت داری کی قربانی چاہتی ہے اس لئے ربٰوا کہلائے گی اور نظامِ صدقات یعنی لطیف انسانی اور روحانی اقدار کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ان کی بیخ کنی کی جائے۔

بیع بیع اس طریق صرف کا نام ہے جو ان دونوں یعنی ربٰوا اور زکوٰۃ کے بین بین واقع ہے اس کی خصوصیات یہ ہیں کہ:۔

اوّل:۔ اس میں بڑھوتی یا اضافہ نہ تو یقینی ہوتا ہے نہ سودے میں ہی کوئی ایسی شرط پائی جاتی ہے پس اس پر اصطلاحات ربٰوا یا زکوٰۃ کا اطلاق نہ تو لفظاً ہو سکتا ہے نہ معنیً۔

دوم:۔ یہ زکوٰۃ سے تو اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں مادی اقدار کا تبادلہ روحانی اقدار سے نہیں بلکہ مادی اقدار ہی سے ہوتا ہے اور ربٰوا سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ تبادلہ کسی اعلیٰ انسانی یا روحانی قدر کی قربانی کے نتیجہ میں نہیں ہوتا۔

سوم:۔ یہ تبادلہ کسی قسم کے جبر کی بناء پر نہیں ہوتا بلکہ وقت کے قدرتی اقتصادی حالات جس قیمت کے متقاضی ہوں اسی پر سودا کیا جاتا ہے اور اگر اس قیمت میں کمی بیشی بھی ہو تو وہ کامل رضامندی اور اختیار کے ساتھ ہوتی ہے

چہارم:۔ خالص بیع میں جائز یا ناجائز کسی قسم کی زیادتی بھی نہیں ہوتی بلکہ چیز اپنی پوری پوری مارکیٹ قیمت پر بیچی جاتی ہے اور تبادلہ بالکل متوازن ہوتا ہے۔ خریدنے والا اپنی رضا سے اتنی ہی قیمت ادا کرتا ہے جتنی بیع کے وقت اس چیز کی ہونی چاہیئے پس یہ خیال کہ بیع میں بھی منافع ہوتا ہے عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ اس فرق کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ بیع میں ہر سودا اپنی اپنی جگہ متوازن ہوتا ہے اور "منافع" دو الگ الگ سودوں کے مابین وقت، فاصلہ، محنت اور دیگر عوامل کے نتیجہ میں خود بخود معین شدہ اقدار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بیع جو خالص ہو اس میں فریقین کے درمیان کسی قسم کی رنجش یا بغض پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس ربٰوا بغض کے جراثیم کو اور زکوٰۃ اور صدقات محبت کے جذبات کو جنم دیتے ہیں۔

بیع کا جھکاؤ ربٰوا یا زکوٰۃ کی طرف

بیع چونکہ ربٰوا اور زکوٰۃ کے مابین واقع ہے اس لئے جب اس کی صفات میں کوئی ربٰوا کی صفت داخل ہو جاتی ہے تو گو بظاہر معاملہ بیع کا نظر آتا ہے لیکن اس بیع میں ربٰوا کی ملونی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات بیع میں حسن و احسان کے غالب عنصر کی وجہ سے اس کا جھکاؤ زکوٰۃ اور صدقات کی طرف ہو جاتا ہے اس کے برعکس بعض اوقات ربٰوا اور زکوٰۃ میں بیع کی ملونی واقع ہو جاتی ہے چنانچہ زکوٰۃ کو اسی قباحت سے بچانے اور خالص رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں جا بجا مختلف پیرائے میں ان ٹھوکروں کی نشاندہی فرماتا ہے جو زکوٰۃ کو بیع یا ربٰوا کے مشابہ بنا دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل آیات علی الترتیب زکوٰۃ میں بیع یا ربٰوا کی ملونی کے خلاف متنبہ کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں:۔

(۱) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (بیع سے مشابہت)

(۲) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (باطل یعنی ربٰوا سے مشابہت)

آیت نمبر ۲ کو ربٰوا سے مشابہت کے طور پر اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ ربٰوا کی روح صدقات کے برعکس یہ ہے کہ اعلیٰ انسانی اور روحانی اقدار کو ادنیٰ کے لالچ میں قربان کر دیا جائے۔ صدقات کے بعد منّ اور اذیٰ کے نتیجہ میں بعینہٖ یہی چیز حاصل ہوتی ہے یعنی بجائے اس کے کہ ان سے محبت اور اخوت کی پاکیزہ صفات پیدا ہوں غم و غصہ اور حقارت و بغاوت کی ادنیٰ اور سوسائٹی کو گندہ کر دینے والی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے صدقات کا اعلیٰ درجہ کا سودا ایک ادنیٰ درجے کے ربٰوی سودے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ربٰوا کی اس تشریح کی روشنی میں احادیث زیرِ نظر پر ہم ایک بار پھر نگاہ ڈالتے ہیں تاکہ اس روحِ ربٰوا کو تلاش کر سکیں جن کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سودوں کو ربٰوا قرار دیا ہے۔

اوّل:۔ سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے اگر نقد معاملہ کے طور پر تبدیل کیا جائے تو اس امر کے غالب امکانات موجود ہیں کہ ایک صراف سادہ لوح ناواقف آدمیوں کو لوٹنا شروع کر دے اور کوئی بعید نہیں کہ عرب کی منڈیوں میں اس قسم کا کاروبار کیا جاتا ہو۔ مثلاً ایک عورت اپنا زیور لاتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کے بدلے کوئی دوسرا زیور خرید لے۔ اگر تو روپے کے بدلے بیچ کر پھر دوبارہ روپے کے بدلے خریدے تو باوجود ناواقفیت کے اس کے لئے یہ راستہ خاصہ آسان رہتا ہے کہ ساری مارکیٹ پھر کر مختلف صرافوں کی قیمت کا موازنہ کرے۔ اسی طرح جب کوئی زیور خریدنے لگے تو پھر بکاؤ زیور کی قیمت کا اسی طرح مقابلہ کر سکتی ہے جو کہ اس صورت میں ناممکن ہے کہ کسی ایک صراف کے زیور کے ساتھ اپنا زیور بدلائے جو لازماً کمی بیشی کے ساتھ ہی بدلایا جائے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شرط لگا دینا کہ بدلانا ہے تو بالکل برابر بدلاؤ یا پھر روپوں میں جنس کا تبادلہ کر کے دوبارہ سودا کرو دراصل ایک حکم امتناعی ہے جس میں سونے چاندی کے ساتھ تبادلہ سے روک دیا گیا ہے جو صرافہ بازار کے لئے ربٰوا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے اور یقیناً عرب میں کوئی دھوکہ کا لین دین جاری ہوگا جس کے مدنظر آنحضورؐ نے یہ منادی فرمائی۔

سونے چاندی میں قرض کی ممانعت

سونے چاندی کی باہمی خرید و فروخت میں قرض کی ممانعت کی بڑی حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ اس طریق کو بھی ایک ساہوکار بآسانی ربٰوا کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔ خواہ ظاہراً سود کی تعریف کا اطلاق اس سودے پر نہ ہو۔ ایک شخص جو کسی کے پاس قرض کے طور پر سونا خریدنے آئے گا۔ اس کے لئے اس قرض کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ سونے کے بدلے سونا واپس کرنے کا سودا کرے یا پھر پیسے بعد میں دینے کی شرط ہو۔ اوّل الذکر صورت میں اگر برابر برابر کی شرط بھی قرار پائے تو بھی چونکہ سونے کی مختلف قسمیں الگ الگ قیمت رکھتی ہیں۔ صرافوں کے لئے سود لینے دینے کا ایک چور بازار کھل جاتا ہے بظاہر وہ معاملہ برابر کا کر رہے ہوں گے لیکن عملاً قرض کی قیمت کے طور پر نسبتاً بہتر قسم کا سونا وصول کر رہے ہوں گے۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر ان کے لئے اس سودے میں کوئی دلچسپی ہی نہیں رہتی بلکہ اس سے زیادہ بہتر اور آسان یہ ہے کہ سونا بدلانے کی بجائے قیمت وصول کریں۔ اگر قیمت نقد ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اگر قیمت ادھار ہو تو ایسے سودوں میں یہ رجحان شروع ہو جاتا ہے کہ نقد سودے کی نسبت ادھار سودے کی قیمت زیادہ مقرر کی جاتی ہے اور اس طرح ربٰوا کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ربٰوا کی یہ قسم بھی عرب میں رائج تھی جسے مٹانے کے لئے اس قسم کے تمام سودوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔

یہی حال ان دوسری اجناس کا ہے جن کا مذکورہ حدیث میں ذکر آتا ہے یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ باقی تمام اشیاء پر بھی یہ صورتِ حال صادق آ سکتی ہے پھر ان چھ اشیاء کو کیوں خاص کر لیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے سودی کاروبار کے دروازے عموماً انہی اشیاء کی خرید و فروخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کھلا کرتے ہیں جن کا کاروبار روزمرہ کی بنیادی ضروریات کے لحاظ سے وسیع پیمانے پر ہوتا ہے اور جن کا دائرہ ضرورت وسیع ہو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ تو ضرورت مند ساہوکار کے پاس جاکر مثلاً ایک من گندم قرض سودے پر خریدتا ہے اور وہ محض قرض کی بناء پر قیمت حالیہ قیمت کی نسبت زیادہ لگانے لگ جاتا ہے اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک ضرورت مند زمیندار اپنی ایسی گندم کو جو ابھی فروخت کے لئے تیار نہیں ساہوکار سے نسبتاً کم قیمت لے کر فروخت کر دیتا ہے یہ دونوں سودے دراصل روحِ ربٰوا کے حامل ہیں اور تجارۃً عن تراضٍ نہیں کہلا سکتے کیونکہ فریقین میں سے ایک بہرحال اس سودے کو بامرِ مجبوری بڑی کراہت کے ساتھ قبول کرتا ہے اور ایسا تاجر جو باقاعدہ اس لین دین کو اختیار کرتا ہے آیت ویل "لِلْمُطَفِّفِيْنَ" الخ کے تحت شمار ہونا چاہیئے (اس سلسلہ میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ بیع سَلَم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن حالات میں اور کن شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے) سندھ میں کپاس کا کاروبار اسی طریق پر چلتا ہے اور بڑے بڑے سود خور مہاجن اسے ایسی سود خواری کا ذریعہ بنا لیتے ہیں جس پر سود کی عام تعریف اطلاق نہیں پاتی مگر قرآن کریم کی بیان فرمودہ سود کی وہ روح اس میں ضرور ملتی ہے جس کا مٹانا نظام اسلام کے جاری کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔

بیع کے متعلق یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اس طریق کاروبار میں کوئی منافع کا پہلو پایا جاتا ہے۔ جب زید بکر سے کوئی چیز خریدتا ہے تو جانتا ہے کہ جتنی قیمت میں بکر کو دے رہا ہوں اتنی قیمت کی میں چیز حاصل کر رہا ہوں اور بکر بھی حاصل کردہ قیمت پر راضی ہوتا ہے اور اس طرح عن تراضٍ منکم کا مفہوم سودے پر پوری طرح صادق آتا ہے اور منافع کا کوئی سوال بیچ میں نہیں آتا۔ البتہ اگر غیر معمولی حالات کی بناء پر دکاندار قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کر دیں یا چیز روک کر مصنوعی طریق پر قیمت بڑھائیں تو اس قسم کے سودے عن تراضٍ منکم کی حد سے نکل کر ربٰوا کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اونٹ والی حدیثیں

حدیث زیرِ نظر میں بظاہر ایک سود کا معاملہ ہے کیونکہ اس میں بڑھوتی اور نسیئہ دونوں موجود ہیں لیکن اس حدیث کی رو سے یہ معاملہ جائز ہونا چاہیئے۔ فقہاء نے اس کی کئی توجیہات کی ہیں بعض نے اسے بیع سلم میں شمار کیا ہے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس فریق سے اونٹ مانگے گئے اس نے موجودہ اونٹوں کے بدلے آئندہ کچھ اونٹ خریدے جو تعداد میں زیادہ تھے لیکن ظاہر ہے کہ اس کو بیع سلم سے کوئی مشابہت نہیں۔ اوّل تو بیع سلم میں جنس بدل جاتی ہے اور زرِ مبادلہ کے بدلے کوئی ضرورت کی چیز خریدی جاتی ہے لیکن یہاں ضرورت کی چیز وہی ہے جس کے بدلے وہی چیز خریدنی مقصود ہے۔ گویا تبادلہ کا کوئی مقصد خرید و فروخت نہیں بلکہ اسی جنس میں اضافہ ہے جس جنس کو خرید و فروخت کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اگر یہ بیع سلم کہلا سکتی ہے تو پھر یہ بھی بیع سلم ہونی چاہیئے۔ کہ آج ایک من گندم کے بدلے کل دو من گندم وصول کر لی جائے اور اگر یہ جائز قرار دیا جائے تو سودی کاروبار کا ایک نہ بند ہونے والا راستہ بھی کھل جاتا ہے جبکہ صورت حال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ نظر ارشادات کا مقصد سود کے دروازوں کو کھولنا نہیں بلکہ خفیف سے خفیف امکانات کا راستہ بند کرنا تھا۔ پس اس سودے کو بیع سلم سے مشابہ قرار دینا بے معنی اور خلافِ عقل ہے۔ عند الشافعی یجوز ان کانت النسیئۃ من احد الطرفین۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک اگر شرط یک طرفہ ہو تو پھر سود نہیں بنتا۔ لیکن یہ استنباط بھی درست معلوم نہیں نہیں ہوتا بلکہ نہایت خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ سود دینے کا اعلان تو نہیں کر سکتے لیکن سود پر روپیہ مانگنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ ہر شخص یہ اعلان کر سکتا ہے کہ مجھے مثلاً ہزار روپے کی ضرورت ہے میں ایک سال بعد گیارہ سو روپے دے دوں گا اور اس اعلان کے جواب میں کوئی اس شرط کو مان جائے تو وہ سودی رقم حلال کے طور پر استعمال کر سکتا ہے پس یہ توجیہہ بھی درست نہیں۔

ایک یہ توجیہہ بھی کی گئی ہے کہ چونکہ مدت معین نہیں۔ اس لئے یہ سود نہیں کہلا سکتا۔ لیکن اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ درحقیقت مدت معلوم ہی تھی۔ کیونکہ صدقات کے آنے کا وقت معین تھا۔

اس کی ایک اور توجیہہ یہ کی گئی ہے کہ جانوروں میں بڑھوتی جائز ہے مگر اس توجیہہ کو جانوروں میں نسیئہ والی حدیث رد کر رہی ہے اسی تعارض کو دور کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا پڑے گا اور اس کی کوئی ایسی توجیہہ کرنا ہوگی جو اصولِ مقررہ کے مطابق ہو اور جواز کے دائرہ کے اندر آسکے۔

ایک امکانی صورت یہ بھی ہے کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ حکومت کی طرف سے روپیہ کے بدلے زائد روپیہ یا مال کے بدلے زائد روپیہ یا مال کے بدلے زائد مال دینے کا وعدہ ہو تو یہ جائز ہے اور ربٰوا کی تعریف میں داخل نہیں ہوگا۔ اگر اس توجیہہ کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ربٰوا کی تعریف کے ساتھ یہ استثناء بھی درج کرنا پڑے گا لیکن میرے نزدیک اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ گویا حکومت اپنے حاصل کردہ قرضوں پر سال بہ سال ادا کئے جانے والے انعام کا اعلان کر سکتی ہے اور اس امر کی یک طرفہ شرط لگا سکتی ہے درست نہیں کیونکہ مثال میں تو زیادہ سے زیادہ یہ رخصت پائی جاتی ہے کہ حکومت اپنی طرف سے حاصل کردہ قرض پر ایک دفعہ زائد انعام دیدے معین مدت کی تکرار پر انعام کے تکرار کا جواز اس سے ہرگز نہیں نکلتا۔

خاکسار

مرزا طاہر احمد

تبصرہ کتب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صفحات: ۱۲۱ :: قیمت: پندرہ روپے — از حضرت مرزا محمود احمد المصلح الموعود

ناشر: فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ

ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت مصلح الموعود کی کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ اس ضمن میں اس ادارے نے ایک اہم کام یہ کیا ہے کہ "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے حضرت مصلح موعود کی ایک نایاب کتاب شائع کر دی ہے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن "سیرت النبیؐ" کے نام سے یکم دسمبر ۱۹۲۴ء کو شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن "سیرت خیر الرسلؐ" کے نام سے ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء کو شائع ہوا۔ اب "سیرۃ النبیؐ" کے نام سے اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کی اصل خوبصورتی تو سلطان البیان حضرت مصلح موعود کا دلکش اندازِ تحریر ہے مگر ایک اور اہم خوبی اس کی یہ بھی ہے کہ اس میں ہر واقعہ بخاری شریف کی حدیثیں بمعہ عربی متن دے کر ان کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی ایسا واقعہ یا کوئی ایسی بات درج نہیں کی گئی ہے جس کی سند بخاری شریف سے نہ دی گئی ہو۔ اس لحاظ سے اس کتاب کا مرتبہ بہت رفیع ہو جاتا ہے۔

کتابت عمدہ ہے۔ سرورق جاذبِ نظر ہے۔ کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔

میٹرک کے امتحان سے فارغ خدام بھائی ٹائپ، شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) میں داخلہ لیں۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لیے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳ - ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیئے ہم "الداعی الی اللہ" بننے کا عزم کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی "داعی الی اللہ" کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خدا کی طرف بلانا ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا نظر آرہا ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے۔ پھر وہ پلٹا ہے پھر وہ آپ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا۔ تب کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ ہم انقلاب کیطرف بڑھ رہے ہیں یا انقلاب ہماری طرف بڑھ رہا ہے اس وقت کیفیت یہ ہو جائے گی کہ جیسے ماں دیر کے بعد بچھڑے ہوئے بچہ کو دیکھتی ہے اور بچہ دیر کے بعد بچھڑی ہوئی ماں کو دیکھتا ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کون کس کی طرف زیادہ تیز رفتاری سے جھپٹا تھا۔ دل سے ایک بے اختیار چیخ نکلتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کی طرف لپکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہر احمدی اپنے دل میں عزم صمیم پیدا کرے کہ وہ خدا کی خاطر زندہ ہے اور خدا کی خاطر زندہ رہے گا اور خدا کی طرف بلاتا رہے گا تو پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ عظیم الشان انقلاب جو ہم نے دنیا میں برپا کرنا ہے وہ ہم سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہماری طرف جھپٹے گا۔ وہ ہم سے دور جاتا ہوا دکھائی نہیں دے گا۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ "داعی الی اللہ" بننے کا عزم کریں اور دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء)

قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم منیر احمد بسمل صاحب مبلغ نائیجیریا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو بیش از بیش خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

● صف دوم:- برادر عزیز اوھیا میر صاحب ۱۲۵ نیرا، برادرم الیف ایم قریشی صاحب ۱۲۵ نیرا، برادرم محمد احمد ناصر صاحب ۱۲۵ نیرا، برادرم مومو جیموح صاحب ۱۲۵ نیرا۔

● صف دوم:- جبرائیل او۔ ریال صاحب ۱۲۵ نیرا۔ منور احمد انور صاحب ۶۵ نیرا۔ مولوی حمید احمد ظفر صاحب ۶۵ نیرا۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ۔ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء ہے۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

نماز باجماعت

زعمائے انصار اللہ نماز باجماعت کی طرف انصار بھائیوں کو خصوصی توجہ دلائیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مرحوم مجاہدین کی قربانی کو جاری رکھنے کا قابلِ تعریف جذبہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت راولپنڈی نے اپنے چودہ مرحوم مجاہدین تحریک جدید کی قربانی کو جاری کرنے کے لئے وکالت ہذا سے ان کا حساب طلب کیا ہے۔

باقی جماعتوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے مرحوم مجاہدین کے لواحقین کو اس ثواب میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین کی طرف سے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ملی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت دے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم شیخ منصور احمد صاحب لندن	
بوساطت مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورخ	۲۵/- روپے
مکرم خواجہ قمر زمان صاحب اینڈ برادر گوجر خان	۲۵۰/- "
مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۹۵/- "
مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب گوجر خان	۱۲۵/- "
" کیپٹن ڈاکٹر محمد جی صاحب راولپنڈی	۱۲۵/- "
" عبدالقدوس صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی "	۱۲۵/- "
" محمد اکرم صاحب بٹ فیصل آباد	۱۲۵/- "
مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب واہ کینٹ	۵۰/- روپے
" ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی	۵۰/- "
" نصیر احمد ناصر۔ ناصر فرسنگ ہوم "	۵۰/- "
مکرمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے صدر بوہ	۳۵/- "
مکرم شیخ نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰/- "
" لطیف احمد صاحب شاد احمدیہ ٹال کراچی	۲۰/- "
مکرمہ سیدہ صدیقہ صاحبہ دار برکات	۱۰/- "
" صادقہ میر صاحبہ صدر لجنات ضلع گوجرانوالہ	۱۰/- "

عطیہ برائے گندم

گزشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد امداد مستحقین کھاتہ ۱۰۶-۲۸۸/۴۵۵۰ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ (صدر کمیٹی امداد مستحقین دارالضیافت ربوہ)

ضرورت برائے سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ مشین اپریٹر۔ حسب قابلیت مناسب تنخواہ دی جائے گی۔ ٹیکنیکل کالج/سکول سے فارغ التحصیل کو ترجیح دی جائیگی۔

۲۔ ہیلپر۔ کل تنخواہ ۵۱/- روپے ماہوار

۳۔ مالی۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ ۵۱/- روپے سے زیادہ ہوگی۔

رہائش فیکٹری مفت فراہم کرے گی

درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ یا امیدوار دفتری اوقات میں بالمشافہ ملیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ ۔ جہلم

کُل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے ۔ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

● میرے والد محترم شیخ محمد بشیر احمد عمر صاحب۔ (سابق امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ) چند روز سے بوجہ شوگر اور عارضہ قلب بہت بیمار ہیں ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے
(مبارک احمد باری دارالصدر غربی۔ ربوہ)

● خاکسار کے کولھے کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ ۷ مئی ۸۳ء کو اپریشن ہوا ہے۔ بہاول پور ہسپتال میں زیر علاج ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل وعاجل صحت عطا کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین
(عبدالحمید آف واتہ ضلع مانسہرہ)

● میرے بہنوئی مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب حال مقیم مانچسٹر (انگلستان) ان دنوں بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا کرے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے آمین
(مسعود احمد ظفر۔ سرگودھا)

● میری نانی اماں کی آنکھوں کا اپریشن ہوا تھا جو بظاہر کامیاب رہا۔ لیکن ابھی آنکھوں میں سرخی ہے اور مکمل روشنی نہیں ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بصارت بحال کر دے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین
(فوزیہ سحرین خاں بنت محمد خاں صاحب نیازی۔ توحید پارک مغل پورہ۔ لاہور)

● میری اہلیہ محترمہ اور میری بیٹی دونوں بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی کامل وعاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
(عبدالرازق خان درد آف کالا کوجراں ضلع جہلم)

● خاکسار کا ایف اے کا امتحان ۱۰ مئی سے شروع ہو چکا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے دوسرے احمدی طالب علموں کو اس امتحان میں اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین۔
(عمران راشد دارالعلوم وسطی۔ ربوہ)

● ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب نے مشروبات کا نیا نیا کاروبار شروع کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے اسی طرح ہم نیا مکان تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کی تعمیر کے کامیابی کے ساتھ مکمل ہونے کے لئے بھی احباب دعا کریں۔
(رانا رفیق احمد۔ لاہور)

● میرے دادا جان مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پر دل کا بڑا سخت دورہ پڑا ہے اور سہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں نیز میری نانی اماں کئی ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل شفا عطا کرے۔ آمین۔
(شریف احمد غلام محمد آباد۔ فیصل آباد)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۲ اپریل بروز جمعۃ المبارک میری بیٹی عزیزہ ناصرہ ربانی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ برات ۲ بجے دوپہر واہ کینٹ لالہ رخ کالونی سے راولپنڈی آئی۔

کھانا تناول کرنے کے بعد ۶ بجے بعد دوپہر رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ راولپنڈی اور جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے احمدی اور غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اجتماعی دعا کرائی اور برات کو رخصت کیا۔

۲۶ اپریل کو شام کی فلائٹ سے عزیزہ ناصرہ ربانی اپنے میاں چوہدری محمد اسلم سلمہ اللہ کے ہمراہ عازم نائیجیریا ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت و رحمت بنائے۔ دونوں میاں بیوی کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔
(ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

اعلان نکاح

● ۲۲ اپریل ۸۳ء کو احمدیہ ہال کراچی میں محترم مولوی لئیق احمد صاحب نیر مربی سلسلہ نے میرے بیٹے عزیزم شمیم احمد سلمہ اللہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ تقیہ طاہرہ بنت مکرم شیخ عبدالحمد صاحب آف کوئٹہ کا اعلان بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔
(لطیف احمد شاد انچارج احمدیہ بکڈپو احمدیہ ہال میگزین لین کراچی)

● ۱۵ اپریل ۱۹۸۳ء کو محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے عزیزہ عابدہ جبین صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالحمید صاحب راولپنڈی کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم شیخ نذیر احمد صاحب ربوہ کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ اسی روز بعد نماز جمعہ رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔
(عبدالغفار ڈار ـــــ راولپنڈی)

ولادت

● اللہ تعالیٰ نے ۷ اپریل ۱۹۸۳ء کو اپنے فضل سے اس عاجز کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد اسلم ناصر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر سے نوازے اور اسے دین کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (محمد اعظم مکانی معلم وقف جدید لاکر و کھیڑو تحصیل نگر پارکر حال نزیل نصیر آباد۔ ربوہ)

رپورٹ جلد بھجوائیں

مجلس انصاراللہ نے نئے دیہات میں اصلاح وارشاد کا کام شروع فرما دیا ہے۔ اس کی رپورٹ جلد از جلد ہمیں بھجوائیں۔ (قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
بالمقابل
مشہور دواخانہ ربوہ
الوان محمود
میں ۳۰ جون اور یکم جولائی ۱۹۸۳ء
کو مطب میں حاضر ہونگے۔ جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر تک
منیجر
مشہور دواخانہ ربوہ

آنکھ دلائیے نابینوں کو
پڑھ کے سنائیے کم بینوں کو
CATARACT Course سفید موتیا کورس
Glaucoma Course کالا موتیا کورس
Pterygium Course ناخونہ کورس
Eye Ulcer Course پھولا (سفید داغ) کورس
EYE SIGHT Course کمزوری نظر کورس
SQUINT Course بھینگا پن کورس
چالیس روزہ کورس -/60 ڈاک خرچ -/5
نیز آنکھوں کی پرانی سوزش، آنکھوں، دھو، بھجلی، سپرنگ کی طرح ناسور، چوٹ اور نظر کی مختلف خرابیوں کے جدید نسخوں پر مشتمل آئیز کیور گائیڈ مفت حاصل کریں۔
قریبی میڈیکل سٹور، مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال لاہور یا ہم سے
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606 607

نئے پرانے
وپرانی کاروں
کی خرید و فروخت
کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز
۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴
میاں عبداللطیف گھر ۳۳۰۶۹۳

تبدیلی آفس مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم نے اپنا آفس اپنی دکان "مومن کلاتھ ہاؤس" کیساتھ منسلک کر لیا ہے۔ لہذا آئندہ ہر قسم کی زمین کی خرید و فروخت کے لئے مومن کلاتھ ہاؤس میں تشریف لا کر خدمت کا موقعہ عنایت فرمائیں
شکریہ۔ خواجہ عبدالمومن
مومن اسٹیٹس و مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ۔ فون 517

نئے اور پرانے
پیچیدہ امراض
مثلاً بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، کھانسی، جلدی امراض، دماغی امراض، گردہ اور مثانہ کی پتھریاں بغیر اپریشن نکالنے، دل کی بیماریاں، عورتوں کے پوشیدہ امراض، بچوں، مردوں اور نوجوانوں کے امراض کا جرمنی اور امریکہ ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات سے بذریعہ ڈاک بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج کروائیں یا خود تشریف لائیں۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایم اے رحمان
آر۔ ایم۔ پی
شاہ
ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کے بارے میں ایک سوال اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا جواب

جہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہو وہاں روزہ رکھنے کا تعین کرنے کا طریق

امریکہ مشن کے زیر اہتمام شائع ہونیوالے ماہانہ رسالے "دی احمدیہ گزٹ" کی اشاعت اپریل ۱۹۸۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ڈنمارک ۱۹۸۲ء کے دوران مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں منعقدہ مجلس سوال و جواب کے بعض سوالات کے جواب انگریزی میں شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک سوال کے جواب کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

رمضان کی طوالت

س: یہ سوال رمضان کے بارے میں ہے۔ اس سال بڑا طویل رمضان کا مہینہ آیا۔ گرین لینڈ (جہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہوتی ہے) رمضان کے روزے کس طرح رکھے جا سکتے ہیں؟

ج: یہ بہت اہم سوال ہے۔ اور میں انشاء اللہ اس کا جواب دوں گا۔

یہی سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ نے بھی حضورؐ سے کیا تھا۔ اور میں بھی آنحضرتؐ کا بیان فرمودہ جواب ہی دوہراؤں گا۔ اس لحاظ سے یہ کوئی نیا یا جدید سوال نہیں ہے۔

یہ سوال اتنا ہی پرانا ہے جتنا پرانا اسلام کا مذہب ہے۔ بات اس طرح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جس طرح تم ایک دن کو چوبیس گھنٹے کا شمار کرتے ہو، یا چار پہر کا جو قریباً چوبیس گھنٹے کے ہوتے ہیں حساب کرتے ہو۔ یہ حساب ہمیشہ اسی طرح نہیں ہوگا اور مستقبل میں ایسی جگہیں بھی دریافت ہو سکتی ہیں جہاں پر ایک دن کئی ماہ کا ہوگا۔ یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً بتائی گئی اور یہ کہا گیا کہ ANTI CHRIST کے وقت ایسے بھی دن دریافت ہوں گے جو چوبیس گھنٹے کے نہ ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ لمبے ہوں گے اور ان کی طوالت چھ ماہ تک بھی ہو سکتی ہے۔

جب یہ عجیب و غریب انکشاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ پر کیا تو ان میں سے ایک نے آپ لوگوں کی طرح نماز روزہ اور دیگر باتوں کے بارے میں تجسس کا اظہار کیا اور پوچھا اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم ان دنوں میں ہوئے تو ہم کیا کریں گے۔ کیا ہم چھ ماہ کے ایک دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کریں گے اور کیا یہ ہمارے لیے کافی ہوگا؟ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا۔ نہیں! یہ اللہ کا حساب ہے کہ چوبیس گھنٹے کے دوران پانچ بار اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔ اور یہ ایک قدرتی تقسیم ہے جو انسان کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہے مثال کے طور پر ایک دن میں تم کم از کم تین بار کھانا کھاتے ہو۔ بعض جگہوں پر دن میں چار یا پانچ بار بھی کھانا کھایا جاتا ہے۔ کہیں کہیں پر دن میں دو بار بھی کھاتے ہیں۔

اگر کوئی انسان چھ ماہ کے ایک دن والی جگہ پر چلا جائے تو کیا وہ چھ ماہ کے عرصے میں صرف تین بار کھانا کھائے گا، اس خیال سے کہ دن چھ ماہ کا ہے؟ قدرتی طور پر آپ یہی کہیں گے کہ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے روحانی غذا کے لیے بھی انہی اوقات کا اطلاق ہوگا۔ یہ وہ جواب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ ۲۴ گھنٹے ایک دن کی طوالت کا حساب ہے اور اللہ کی عبادت وقت کے اس مخصوص حساب سے کی جاتی ہے۔ اسی لیے اگر دن لمبے ہوں تو آپ اپنی عبادت کے اوقات اس معیار سے طے کریں نہ یہ کہ چھ ماہ کے دن کے حساب سے۔ یہ وہ بنیادی راہ نمائی کرنے والا جواب ہے جس کا اطلاق آج کی دنیا میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی صورتِ حال پر ہوتا ہے۔ اب روزے کے بارے میں ایک اور خوبصورت نکتہ بھی ہے۔ قرآن کریم کی آیات اتنی متوازن ہیں اور ایسی باریکی اور حکمت سے الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا جواب انہی آیات میں واضح طور پر نہ دیا گیا ہو۔ قرآن کریم روزے کا عرصہ معین کرتا ہے اور اس کا تعلق آسمان پر ظاہر ہونے والے بعض نشانات سے ہے اگر ان میں سے کوئی بھی نشان موجود نہیں ہے تو اس طریق سے روزے کے وقت کا تعین کرنا خود بخود ختم ہو جائیگا

اب جن جگہوں پر دن اتنے لمبے ہیں کہ جہاں روزہ رکھنا انسانی طاقت اور برداشت سے باہر ہو جاتا ہے، ایسی جگہوں پر وہ نشانیاں جو قرآن کریم نے بتائی ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کہتا ہے کہ روزہ رکھنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب رات کی سیاہی دن کی روشنی سے علیحدہ ہو جائے۔ جب ایک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے علیحدہ نظر آنے لگے۔ اب چونکہ ایسی جگہوں پر یہ طریق ممکن نہیں اس لیے وقت کے تعین کا یہ طریق از خود ختم ہو جائے گا۔ ایسی جگہوں پر روزے کے تعین کے لیے اس طریق کو اختیار کرنا ہوگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام دنوں کی طوالت کے لیے بیان فرمایا ہے جن میں یہ تمام شرائط پوری ہوتی ہیں۔ بالکل یہی وہ طریق ہے جو جماعت احمدیہ تجویز کرتی ہے۔

بقیہ: اخبار احمدیہ

تبادیا کہ کسی کا جسمانی رشتہ اس کو تباہی سے بچا نہیں سکے گا۔ اس کشتی میں وہی سوار ہوگا جو تقویٰ اور استغفار کے ساتھ زندگی بسر کرے گا۔ اس لیے پورے صبر توکل اور مستقل مزاجی سے اس کشتی کی حفاظت کرتے جائیں یہ وہ کشتی ہے جو آج تمام دنیا کو بچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

● میری والدہ محترمہ اہلیہ محترم چوہدری عظمت اللہ صاحب راجپوت گردے، پیشاب اور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم میری والدہ محترمہ کو جلد شفا عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

● مکرم احمد علی صاحب امجد معلم اصلاح وارشاد چک نمبر ۳۶۳ ضلع وہاڑی پر ۹ مئی ۸۳ء کو فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور ۱۰ مئی سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں عمر قریباً ۷۰ سال ہے حالت تشویشناک ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(سید احمد علی شاہ نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

باسکٹ بال کے شائقین یہ سن کر خوش ہوں گے کہ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۷ مئی تا ۲۰ مئی ۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا افتتاح بروز منگل ساڑھے پانچ بجے شام فضل عمر باسکٹ بال کورٹس میں کیا جائے گا۔ یہ ٹورنامنٹ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تعاون سے انعقاد پذیر ہو رہا ہے اور لیگ سسٹم پر کھیلا جائے گا۔ ربوہ کے آٹھ بلاکس کی باسکٹ بال کی ٹیمیں شامل ہوں گی علاوہ ازیں چار ٹیمیں چھوٹے بچوں کی بھی شامل ہوں گی۔

ٹورنامنٹ کے دوران چوبیس بہترین کھلاڑی منتخب کئے جائیں گے جن کا موسم گرما کی رخصتوں میں ایک ٹریننگ کیمپ لگایا جائے گا۔ نو عمر کھلاڑیوں کی ٹیم اس کے علاوہ ہوگی۔ شائقین سے التماس ہے کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے دوران ٹورنامنٹ فضل عمر کورٹس میں تشریف لائیں۔

(رشید احمد چوہدری سیکرٹری آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ)

بقیہ: خلافتِ رابعہ

میں تحریک جدید کا چندہ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گیا اور اضافے کا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تحریک جدید میں شامل ہونے والے نئے مجاہدین کو اور اپنے وعدوں میں اضافہ کرنے والے احباب کو نیز مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت کو اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ رحمتوں کا مینہ برسائے اور ہر روز پہلے سے بڑھ چڑھ کر دین کی راہ میں مالی و دیگر قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے تا خدا تعالیٰ کی خالص توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا جلد تر ساری دنیا پہ لہرائے۔ آمین

تبدیلی وقت

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء کا وقت تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب یہ جلسہ جمعہ کے بعد نہیں بلکہ اسی روز بعد نماز مغرب ۷ بجے شام رکھا گیا ہے۔ احباب لاہور نوٹ فرمالیں۔

(عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور)

شرح چندہ
سالانہ چندہ .. — ۱۲۵ | سہ ماہی چندہ .. — ۳۳
ششماہی " .. — ۶۴ | خطبہ نمبر سالانہ .. — ۳۵
احباب یہ نوٹ فرمالیں کہ اس قیمت پر پرچہ ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا جا سکے گا (مینیجر)